ترجمان الحدیث

روزنامہ ایکسپریس
13 جون 2007

پاکستان کے روشن خیال حکمرانوں اور دانشوروں کے لیے لمحہ فکریہ!

تبصرہ نگار محمد یاسین ظفر
(پرنسپل جامعہ سلفیہ فیصل آباد)

امریکہ بھی مذہبی جنونی ہے غیر مذہبی خیالات رکھنے والا شخص کبھی امریکہ کا صدر منتخب نہیں ہو سکتا

63 فیصد امریکی ووٹر خدا کو نہ ماننے والے صدارتی امیدوار کو ووٹ نہیں دیں گے، سیاست پر عیسائیت کے اثرات گہرے ہیں، خاوند کے ناجائز تعلقات پر مذہب نے حوصلہ دیا، ہیلری کلنٹن

شارلٹ (شمالی کیرولینا) (نیوز ڈیسک) امریکی سیاست میں عیسائیت کی جڑیں نہایت گہری ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ غیر مذہبی خیالات رکھنے والے کسی شخص کے امریکہ کا صدر منتخب ہونے کا کوئی امکان دور دور تک دکھائی نہیں دیتا۔ امریکہ کی مشہور ریسرچ سنٹر کی ایسوسی ایٹ ڈائریکٹر کیرل اوبرائی نے ایک انٹرویو میں کہا بلاشبہ عیسائی مذہبی ادارے اور ریاستی ادارے امریکہ میں ایک دوسرے سے جدا ہیں مگر آج یہاں مذہب اور سیاست ناقابل تقسیم ہو چکے ہیں۔ بنیادی طور پر امریکی قوم بہت مذہبی ہے اور امریکی جذباتی طور پر عیسائیت سے وابستہ ہیں۔ مذہب کے بارے میں یہی رویہ امریکہ کو دوسرے ترقی یافتہ ممالک سے ممتاز حیثیت دیتا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ چالیس فیصد سے زیادہ امریکی ہفتہ میں کم از کم ایک بار چرچ جا کر عبادت ضرور کرتے ہیں۔ یہ تعداد مغربی یورپ کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔ انہوں نے اس سلسلہ میں غلامی کے خاتمے اور شہری حقوق کی تحریکوں میں چرچ کے اہم کردار کا حوالہ دیا۔ عیسائیت کی تعلیمات کے سیاست میں گہرے اثرات کی ایک مثال حال ہی میں پیو ریسرچ سنٹر کے ایک سروے کے نتائج میں سامنے آئی۔ سروے کے مطابق امریکہ کے کسی صدارتی امیدوار کے سیکرٹ لوئی ہونے یا مسلمان ہونے کے مقابلے میں اس کا لامذہب ہونا اس کے لیے زیادہ نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ سروے میں حصہ لینے والوں کی 63 فیصد تعداد کا کہنا تھا کہ وہ ایسے کسی صدارتی امیدوار کو ووٹ نہیں دیں گے جو خدا کو نہ مانتا ہو۔ حال ہی میں دکھائے جانے والے ایک ٹی وی فورم میں ڈیموکریٹ پارٹی کے تین اہم رہنماؤں نے بھی ایسے خیالات کا اظہار کیا جس سے ان کی گہری مذہبی وابستگی ظاہر ہوتی ہے۔ سابق سینیٹر جان ایڈورڈز نے کہا کہ مذہب سے وابستگی ہی انہیں وہ قوت فراہم کرتی ہے جس سے وہ روز مرہ کے مسائل سے نمٹنے کے قابل ہوتے ہیں۔ سابق خاتون اول اور سینیٹر ہیلری کلنٹن نے کہا جب میرے خاوند بل کلنٹن کے دور صدارت میں ان کے ایک غیر عورت سے تعلقات منظر عام پر آرہے تھے میں خود کو شدید دباؤ میں محسوس کرتی تھی۔ مذہب پر میرے ایمان نے ہی مجھے ان نامساعد حالات کا مقابلہ کرنے کا حوصلہ بخشا۔ امریکی سیاست پر عیسائیت کے گہرے اثرات کا حال ہی میں ایک اور تقریب میں بھی مشاہدہ کیا گیا۔ جس میں عالمی شہرت یافتہ امریکی پادری بلی گراہم کے ساتھ تین سابق صدور جارج ایچ ڈبلیو بش، جمی کارٹر اور بل کلنٹن شریک تھے۔ تینوں نے پرجوش الفاظ میں عیسائی مبلغ بلی گراہم کو خراج عقیدت پیش کیا۔

دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں جس کے حکمران کسی نہ کسی فکر یا نظریے سے منسلک نہ ہوں۔ وہ مسلمان، عیسائی، یہودی، ہندو یا بدھ مت میں سے کسی ایک کے ساتھ وابستہ ہوگا۔ یہ وابستگی واجبی یا برائے نام ہی کیوں نہ ہو؟ لیکن ایک بات طے ہے کہ امریکی صدر کی عیسائیت کے ساتھ وابستگی واجبی نہیں بلکہ جنون کی حد تک ہوگی۔ کیونکہ کوئی ایسا شخص امریکی صدر منتخب نہیں ہو سکتا جو مذہبی خیالات نہ رکھتا ہو (درج بالا خبر ملاحظہ فرمائیں) یہ ان تمام مرد و خواتین (جو روشن خیالی کے داعی ہیں خواہ وہ حکمران ہیں یا دانشور کالم نگار) کے لیے لمحہ فکریہ ہے، جو ہمیشہ مذہب سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں اور مسلمان کہلانے پر شرمندگی محسوس کرتے ہیں اور عمداً ایسے کام کرتے ہیں۔ جس سے یہ تاثر ملے کہ وہ مذہبی خیالات سے کوسوں دور ہیں اور مذہب سے انکا کوئی سروکار نہیں۔ حالانکہ ان کے (Boss) کٹر مذہبی اور انتہا پسند جنونی ہیں۔ (مبصر)